بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
یوم سہ شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۶/۲۱	۹ ہجرت ۱۳۴۶ھش ۲۸ محرم ۱۳۸۷ھ ۹ مئی ۱۹۶۷ء	نمبر ۹۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۸ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

-- مکرم ملک نصر اللہ خان صاحب گوجرانوالہ گردہ کی تکلیف کے باعث شدید بیمار ہو گئے ہیں۔ خیال ہے میو ہسپتال لاہور میں گردہ کا اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دُعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ہو خاکسارہ ۸ مئی بروز جمعہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہسپتال سے گھر (جودھامل بلڈنگ) آگیا ہے۔ پانچ چھ روز سے دن کے وقت کچھ حرارت ہو جاتی ہے تین دن سے کچھ ضعف زیادہ محسوس ہو رہا ہے اور ذرا سا چلنے سے بھی سانس پھولتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ابھی مزید چند دن لاہور ٹھہرنے کے لئے ہدایت دی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ کامل شفا عطا فرما کر صحت بحال فرمائے اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرما کر اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

والسلام خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

بوقت ۸ بجے شب ۵/۶/۶۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جسمانی سلسلہ کی طرح روحانی سلسلہ میں بھی ایک فلسفہ موجود ہے

مبارک ہیں وہ لوگ جو اس فلسفہ پر غور کرتے اور سوچتے ہیں

"میں تمہیں پھر بتلاتا ہوں کہ اگر خدائے تعالےٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند ہو کہ نہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔ عصمتِ انبیاء کا یہی راز ہے۔ یعنی نبی کیوں معصوم ہوتے ہیں؟ تو اس کا یہی جواب ہے کہ وہ استغراق محبت الٰہی کے باعث معصوم ہوتے ہیں۔ مجھے حیرت ہوتی ہے جب ان قوموں کو دیکھتا ہوں جو شرک میں مبتلا ہیں جیسے ہندو جو قسم قسم کے اصنام کی پرستش کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے عورت اور مرد کے اعضائے مخصوصہ تک کی پرستش بھی جائز کر رکھی ہے اور ایسا ہی وہ لوگ جو ایک انسانی لاش یعنی یسوع مسیح کی پرستش کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ مختلف صورتوں سے حصولِ نجات یا مکتی کے قائل ہیں مثلاً اول الذکر یعنی ہندو گنگا اشنان اور تیرتھ یاترا اور ایسے ایسے کفاروں سے گناہ سے موکش چاہتے ہیں اور عیسی پرست عیسائی مسیح کے خون کو اپنے گناہوں کا فدیہ قرار دیتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ جب تک نفس گناہ موجود ہے۔ وہ بیرونی صفائی اور خارجی معتقدات سے راحت یا اطمینان کا ذریعہ کیونکر پا سکتے ہیں۔ جب تک اندر کی صفائی اور باطنی تطہیر نہیں ہوتی ناممکن ہے کہ انسان سچی پاکیزگی اور طہارت جو انسان کو نجات سے ملتی ہے پا سکے ہاں اس سے ایک سبق لو۔ جس طرح پر جسم بدن کی میل اور بدبو بدوں صفائی کے دُور نہیں ہو سکتی اور جسم کو ان آنے والے خطرناک امراض سے بچا نہیں سکتی۔ اسی طرح پر روحانی کدورت اور میل جو دل پر ناپاکیوں اور قسم قسم کی بے باکیوں سے جم جاتی ہے دور نہیں ہو سکتی جب تک توبہ کا مصفا اور پاک پانی نہ دھو ڈالے۔ جسمانی سلسلہ میں ایک فلسفہ جس طرح پر موجود ہے اسی طرح پر روحانی سلسلہ میں ایک فلسفہ رکھا ہوا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس پر غور کرتے ہیں اور سوچتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۴ و صفحہ ۱۵)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی علالت

اور درخواستِ دُعا

ربوہ ۸ مئی۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت گزشتہ کئی روز سے پھر زیادہ ناساز ہوگئی ہے۔ غنودگی کی سی کیفیت ہے۔ نقاہت بہت زیادہ ہے۔ غذا بھی نہیں کھا سکتے۔ کل شام مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے لاہور سے تشریف لا کر معائنہ کیا اور دوائیں تجویز کیں۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت شاہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ رمئی ۱۹۶۶ء

احمدیت نے عالمِ اسلام کو کیا دیا؟

گزشتہ سے پیوستہ

ہم نے اس تعلق میں گزشتہ اداریوں میں سید ابوالحسن علی صاحب ندوی نے اس زمانہ کی جو حالت بیان کی ہے۔ آپ کی عبارتوں کے اقتباس دیئے ہیں۔ جن کو آپ از سر نو مطالعہ کر کے دیکھ لیں کہ عالمِ اسلام اس وقت کس یاسیت اور قنوطیت کے زنداں ہو کر رہ گیا تھا۔ نئے اور پرانے تعلیم یافتہ دونوں گروہ مایوس تھے۔ چنانچہ سید صاحب فرماتے ہیں:-

"تعلیمی اور علمی حیثیت سے حالت یہ تھی کہ عوام اور محنت کش طبقہ دین کے مبادی و اولیات سے ناواقف اور دین کے فرائض سے بھی غافل تھا۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ شریعت اسلامی تاریخ اسلام اور اپنے ماضی سے بے خبر اور اسلام کے مستقبل سے مایوس تھا۔ اسلامی علوم روبہ زوال اور پرانے تعلیمی مرکز عالم نزع میں تھے۔"

یاسیت کے ایسے تاریک اور گھپ اندھیرے کے عالم میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بآنگ بلند پکارا۔ جیسے ظلمت میں یکایک امید وں کی بجلی چمک جائے کہ

"سچائی کی پھر فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔"

(فتح اسلام)

مسلمانوں کی حالت بقول سید صاحب یہ ہو گئی تھی کہ

"اسلام کی صحیح تعلیمات اور دعوت سے انحراف اور ان مخلصین اور مجاہدین کی (جو ماضی قریب میں اس ملک میں پیدا ہوئے اور اسلام کے عروج اور مسلمانوں کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اپنا سب کچھ مٹا کر چلے گئے) ناقدری کی سزا خدا نے یہ دی کہ ہندوستانی مسلمانوں پر ایک ذہنی طاعون کو مسلط کر دیا۔"

(قادیانیت نے عالم اسلام کو کیا دیا)

سید صاحب نے کسرِ نفسی سے یہاں صرف ہندوستانی مسلمانوں کا ذکر کیا ہے حالانکہ تمام عالمِ اسلام پر صرف ذہنی نہیں بلکہ ہر قسم کی طاعون مسلط ہو چکی تھی۔ ہر جگہ ظاہری حکومت اگر ہاتھ سے نہیں نکلی تھی تو انتہائی کمزور ہو چکی تھی۔ یہاں تک کہ ترکی جس کے پاس ظاہری خلافت کی سند چلی آتی تھی "مردِ بیمار" کہلاتا تھا۔ عرب ممالک میں طوائف الملوکی زوروں پر تھی۔ ایران، مصر، مراکش تک، افغانستان اور ترکستان ایک طرف اور دوسری طرف انڈونیشیا اور جزائر جہاں جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی سب جگہ "ذہنی طاعون" حادی ہو چکی تھی۔ ایسے عالم میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عظیم الشان امید و رجائیت کا باب کھولا اور فرمایا کہ

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بیدل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکرِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے۔ جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دیگا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔ میں متعجب ہوں کہ آپ نے کس سے اور کہاں سے سن لیا اور کیونکر سمجھ لیا کہ جو باتیں اس زمانہ کے فلسفہ اور سائنس نے پیدا کی ہیں وہ اسلام پر غالب ہیں۔ حضرت خوب یاد رکھو۔ کہ اس فلسفہ کے پاس تو صرف عقلی استدلال کا ایک ادھورا سا ہتھیار ہے اور اسلام کے پاس یہ بھی کامل طور پر اور دوسرے کئی آسمانی ہتھیار ہیں۔ پھر اسلام کو اس کے حملہ سے کیا خوف۔ پھر نہ معلوم کہ آپ اس قدر اس فلسفہ سے کیوں ڈرتے ہیں اور کیوں اس کے قدموں کے نیچے گرے جاتے ہیں اور کیوں قرآنی آیات کو تاویلات کے شکنجہ پر چڑھا رہے ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۲۵۴ تا ۲۵۶)

اسلام کی فتح کی یہ عظیم الشان پیشگوئی سر سید مرحوم کو مخاطب کر کے کی گئی ہے۔ بے شک بعض دوسرے اہلِ علم حضرات نے بھی سر سید مرحوم کی تردید میں کتابیں شائع کیں۔ مگر وہ محض رب و شتم پر مشتمل تھیں۔ ان اہلِ علم حضرات کی تردید صرف تردید ہی تھی۔ ان میں اسلام کی فتح کا کوئی پیغام نہیں تھا۔

یہ اعجازی الفاظ صرف الفاظ نہیں ہیں۔ آج جماعت احمدیہ نے افریقہ، ایشیا، یورپ اور امریکہ میں اسلامی مشن قائم کر کے مغربی الحاد اور عیسائیت کے فولادی قلعہ میں زلزلہ ڈال دیا ہے۔ آپ نے الحاد اور عیسائیت کے متعلق جو علم کلام دیا ہے اس کی نظیر ساری تاریخ اسلام میں نہیں مل سکتی۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے فتنہ و فساد کی رعایت سے یہ علم الکلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہی عطا کیا ہے۔ آج اسی کی ضرورت تھی۔

الغرض ایک طرف تو احمدیت نے عالم اسلام میں رجائیت کا تحفہ پیش کیا۔ اور دوسری طرف اس فتح عظیم کے ایسے اسباب اور ہتھیار دیئے کہ جن کا مقابلہ الحاد اور عیسائیت نہیں کر سکتے۔

روحانی نہر

- الفضل دوسرے عام اخباروں کی طرح محض ایک روزانہ پرچہ نہیں بلکہ ایک روحانی نہر ہے جس سے احمدیت کی کھیتی سیراب ہو رہی ہے اور لوگ اس سے تسکین پا رہے ہیں۔
- آپ بھی اس سے اپنے ایمان کی کھیتی کو سیراب کرنے کا سامان کیجئے۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی

"الاعتصام" کے ایک سوال کا جواب

(مکرم چوہدری محمد اجمل صاحب ایم اے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کراچی)

ترجمان اہلحدیث ہفت روزہ "الاعتصام" میں ایک مضمون ملک ہدایت اللہ صاحب نے عید قربان نمبر میں شائع کیا ہے جس میں انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں پر طبع آزمائی کی ہے پیشگوئیوں اور الہامات کے متعلق ہمیشہ ہی منکرین وحی و الہام کا انداز تمسخرانہ رہا ہے اور وہ ان کی صحت اور صدق و کذب کو پرکھنے کے لئے اپنے ذہنی معیار کو ہی حرفِ آخر سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ ہمیشہ ایسی باتیں لکھ جاتے ہیں کہ جو اپنے اندر کچھ بھی صداقت کا شائبہ نہیں رکھتیں اور ان کے قائم کردہ معیار بھی انبیاء علیہم السلام کی سنّت کے منافی ہوتے ہیں۔ پھر ان کا ذاتی مطالعہ بھی صفر کے برابر ہوتا ہے اور وہ محض اپنے مزعومہ معیار پر اپنے غلط خیالات کی بنیاد استوار کرنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ ملک صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق خامہ فرسائی کی ہے اور ان کی بے خبری کا یہ عالم ہے کہ وہ لکھتے ہیں:۔

"اب پیشگوئی سے اسّی سال بعد جماعت قادیان کو ہوش آئی اور یہ انوکھی سوجھنے کے بعد پھر ابال دے کر مصلح موعود کی تقرری کا مسلسل جھوٹا پروپیگنڈا کر رہی ہے۔"

حالانکہ جس شخص کو بھی جماعتِ احمدیہ کے لٹریچر سے معمولی واقفیت ہے وہ یہ جانتا ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق جماعتِ احمدیہ تقریباً گذشتہ ربع صدی سے باقاعدہ تقریروں اور تحریروں سے اس عظیم نشان کی صداقت کو دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے اور ہر سال اس غرض کے لئے ۲۰۔ فروری کو تمام جماعتیں جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کرتی ہیں۔

مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق ملک صاحب نے جو باتیں تحریر کی ہیں ان میں انہوں نے آخر میں اہلِ پیغام سے ایک سوال کیا ہے لکھتے ہیں:۔

"کہ مصلح موعود کے لئے جو حضرت مرزا صاحب زندگی کے آخری ۲۱ سال تک ڈھنڈورہ پیٹتے رہے اور مسلمانوں۔ آریوں۔ عیسائیوں سبھی کی طعن و تشنیع سنتے اور سناتے رہے تو اس کا نتیجہ کیا نکلا وہ کب پیدا ہوا؟"

اور اس کے ساتھ ہی ایک سوال انہوں نے ہماری جماعت سے کیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"کہ مصلح موعود کے متعلق جو اشتہاری حوالہ جات آپ نے اخبار الفضل مؤرخہ ۱۷ فروری ۶۷ء میں دئے ہیں مرزا صاحب نے تو میاں محمود کو اس کا مصداق بنانے سے صاف انکار کر دیا تھا بلکہ پہلے بشیر احمد کو اور پھر مبارک احمد کو اس کا مصداق بنایا تھا جو کہ دونو فوت ہو گئے۔"

ملک صاحب کا یہ سوال واقعی درست ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق بڑی تحدی سے اعلان کیا اور یہ کہا:۔

"مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا (یعنی مصلح موعود۔ ناقل) زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

(سبز اشتہار)

اس لئے جو شخص یہ کہے کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی تو اسے اس امر کی وضاحت پیش کرنا چاہیئے مگر ہماری جماعت تو اس بات کی قائل ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عظیم الشان پیشگوئی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ سیدنا حضرت محمود رضی اللہ عنہ کے وجود باجود میں پوری ہوئی اور پسر موعود کے متعلق جس قدر صفات بیان کی گئی تھیں وہ سب آپ میں بدرجہ اتم موجود تھیں اور یہ نشان سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ایک زندہ اور تابندہ شاہکار ہے۔ مگر اس کے متعلق ملک صاحب نے یہ شبہ پیش کیا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیدنا محمود رضی اللہ عنہ کو مصلح موعود بنانے سے انکار کیا تھا اور بشیر احمد اور مبارک احمد کو اس کا مصداق قرار دیا تھا جو کہ فوت ہو گئے۔ یہ دو تو باتیں ملک صاحب کی بے بصیرتی اور سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر سے ناواقفیت کا نتیجہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے اس ادّعا کے اثبات کے لئے ملک صاحب نے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔

کیا سیدنا محمود رضی اللہ عنہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق تھے؟

ملک صاحب کے سوال کے پہلے حصہ کا جواب دینے کے لئے ضروری ہے کہ خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے یہ ثابت کیا جائے کہ آپ نے اس پیشگوئی کا مصداق سیّدنا محمود رضؓ کو قرار دیا تھا۔ چنانچہ اس ضمن میں دو اصولی باتیں قابلِ غور ہیں:۔

(۱) مصلح موعود کی پیدائش کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۹ سال کی میعاد مقرر فرمائی تھی اور اس کا اعلان آپ نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر کیا تھا۔ فرماتے ہیں:۔

"اس عاجز کے اشتہار مؤرخہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء جس میں ایک پیشگوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح ہے۔ ۔۔۔۔۔ ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو جائے گا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

(اشتہار ۲۲۔ مارچ ۱۸۸۶ء)

مصلح موعود کے تولد کی نو سالہ میعاد پر منشی اندر من مراد آبادی نے یہ نکتہ چینی کی کہ اس میعاد میں کافی گنجائش ہے۔ اس پر حضور نے جواباً فرمایا:۔

"جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اس کی عظمت و شان میں کچھ فرق نہیں آ سکتا۔"

(اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء)

ان حوالجات سے اس بات کا واضح طور پر تعین ہوتا ہے کہ مصلح موعود کی پیدائش کی میعاد وعدہ الٰہی کے مطابق نو سال تھی۔ اس لئے مصلح موعود کی پیدائش فروری ۱۸۹۵ء تک قطعی تھی اس لئے لازمی طور پر وہی لڑکا اس پیشگوئی کا مصداق ہوگا جو اس عرصہ میں پیدا ہو اور اس کا آپ کی ذریت و نسل ہونا ضروری ہے۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ مصلح موعود کے اسماء میں "بشیر" اور "محمود" کا تذکرہ ہر موقعہ پر کیا گیا ہے اور بشیر اول کی وفات کے بعد اس کا وضاحت سے ہر جگہ ذکر موجود ہے۔ فرماتے ہیں:۔

(ا) "اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔"

(سبز اشتہار صے)

(ب) "پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔" (سبز اشتہار صے۲۱)

(ج) "خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔"

غرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کے دو نام بشیر اور محمود کا خاص طور پر ذکر کیا ہے اور ان دونوں ناموں کا اجتماع صرف اور صرف سیدنا حضرت بشیر الدین محمود احمد رض کے نام نامی میں ہے۔ اگرچہ شروع میں آپ نے یہ نام صرف بطور تفاؤل کے رکھے مگر بعد میں آپ نے اس کی توثیق فرما دی۔ اگر اس بارہ میں آپ کو کچھ شک ہوتا یا کسی اور بیٹے کو اسکا مصداق قرار دیتے تو اس کے نام میں ان دونوں ناموں کا اجتماع ضروری تھا اور یہ سوائے سیدنا حضرت محمود رض کے نام کے آپ کے کسی اور بیٹے کے نام میں نہیں۔ چنانچہ آپ نے واضح طور پر آپ کو ہی مصلح موعود قرار دیتے ہیں اور سبز اشتہار میں موعودہ پیشگوئی کا آپکو ہی مصداق قرار دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"سبز اشتہار میں صریح لفظوں
میں بلا توقف لڑکا کا پیدا ہونیکا
وعدہ تھا سو محمود پیدا ہوگیا۔
کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان
ہے" (سراج منیر صفحہ ۳۴)

پھر "تریاق القلوب" مطبوعہ ۱۸۹۹ء میں فرماتے ہیں:۔

"سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی
لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے
لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا
۔۔۔۔۔ تب اس پیشگوئی کی
شہرت بذریعہ اشتہار کامل درجہ
تک پہنچ چکی اور مسلمانوں اور
عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے
کوئی بھی فرقہ نہ رہا جو اس سے
بے خبر ہو تب خدا کے فضل اور
رحم سے ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء
مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ
میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔"
(تریاق القلوب صفحہ ۴۲)

کیا یہ واضح حوالجات اس امر کی کافی دلیل نہیں ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیدنا محمود رض کو ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیا تھا۔ آپ کے نام میں ہی بشیر اور محمود کا اجتماع تھا اور آپ نوسال کی مقررہ میعاد کے اندر پیدا ہوئے تھے اس لئے ہماری جماعت پر یہ اعتراض نا واجب ہے کہ ہم بغیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعیین و تصدیق کے سیدنا محمود رض کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہیں۔

کیا بشیر اوّل اور مبارک احمد پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق تھے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی مصلح موعود کے لئے جو میعاد مقرر فرمائی تھی اگر اس کے اندر وہ پسر موعود پیدا نہ ہوتا تو واقعی یہ قابلِ اعتراض امر تھا مگر اس میعاد کے اندر کسی اور بیٹے کی وفات ہرگز قابلِ اعتراض نہیں ہو سکتی جبکہ آپ کو خدا تعالیٰ نے قبل از وقت بتلا دیا تھا کہ

"پیشگوئی کے مجموعی الفاظ
یہ ہیں کہ بعض لڑکے فوت
بھی ہوں گے اور ایک
لڑکا خدا تعالیٰ سے ہدایت
میں کمال پائے گا۔"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۰۵)

اس میں کوئی شک نہیں کہ بشیر اوّل کی پیدائش نوسالہ میعاد کے اندر ہوئی تھی۔ لیکن آپ نے کسی جگہ یہ بات حتمی طور پر تحریر نہیں کی تھی کہ وہی مصلح موعود ہے بلکہ جیسا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں یہ الفاظ تھے۔

"خوبصورت پاک لڑکا
تمہارا مہمان آتا ہے"

چنانچہ بشیر اوّل اس کا مصداق ثابت ہوا اور اس کے بعد سبز اشتہار کی تصریح کے مطابق بشیر ثانی اور محمود تولّد پذیر ہوئے۔

مرزا مبارک احمد کو بھی حضور علیہ السلام نے کسی جگہ پر مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق قرار نہیں دیا۔ اوّل تو مرزا مبارک احمد کی پیدائش مقرر کردہ میعاد نوسالہ کے بعد ۱۴ رجون ۱۸۹۹ء میں ہوئی اور پھر جیسا کہ حضور نے بار بار تحریر کیا تھا کہ مصلح موعود کا نام بشیر اور محمود ہوگا۔ ان ناموں سے ان کو موسوم نہیں کیا گیا تھا البتہ حضور علیہ السلام مرزا مبارک احمد کی پیدائش کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا ضرور مصداق سمجھتے تھے کیونکہ اس میں آپ کو چار فرزند دئے جانے کی طرف اشارہ تھا۔ چنانچہ اسی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"انسان کی جرأت نہیں
ہو سکتی کہ یہ منصوبہ سوچے کہ اوّل
تو مشترک طور پر چار لڑکوں
کے پیدا ہونے کی پیشگوئی
کرے جیسا کہ اشتہار ۲۰ر
فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی۔
اور پھر ہر ایک لڑکے کے پیدا
ہونے سے پہلے اسکے پیدا
ہونے کی پیشگوئی کرتا چلا جائے
اور اس کے مطابق چار لڑکے
پیدا ہوتے جائیں۔"
(تریاق القلوب صفحہ ۸۴)

غرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے چاروں بیٹوں کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا تھا اور اس وجہ سے مبارک احمد کی ولادت کو اس پیشگوئی کو پورا کرنے والا قرار دیا مگر کسی جگہ اس کو مصلح موعود یا پسر موعود قرار نہیں دیا تھا۔ اس سے ملک صاحب کا یہ غلط نظریہ بھی باطل ہو جاتا ہے کہ بشیر اوّل اور مبارک احمد اس لئے فوت ہو گئے تھے کیونکہ نعوذ باللہ ان کو ایک جھوٹی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا گیا تھا اور مرزا محمود اس لئے بچ گئے کیونکہ ان پر اس پیشگوئی کو چسپاں نہیں کیا گیا تھا۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے اپنی تمام اولاد کو ہی خدائی بشارات کے مطابق قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے

اور پھر واضح طور پر سیدنا حضرت محمود رض کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا تھا حقیقت یہ ہے کہ یہ اعتراضات محض پیشگوئیوں کی حقیقت سے ناواقفیت کا نتیجہ ہیں ورنہ ادنیٰ تدبّر سے یہ بات معلوم ہو سکتی ہے کہ کیا کوئی شخص اس قدر جرأت اور تحدّی سے یہ بات کہہ سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو نرینہ اولاد سے نوازے گا۔ اور پھر وہ اولاد معمولی نہ ہو بلکہ کئی صفات سے متصف ہو اور وہ بعینہٖ معرضِ ظہور میں آجائے۔ اگر یہ اس قدر آسان امر ہے تو کیا کسی میں یہ ہمّت ہے کہ اس قسم کی معین اور مدلل پیشگوئی اپنی اولاد کے متعلق شائع کر سکے؟

فاتوا بمثلہ ان کنتم
صادقین۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا
فرض ہے کہ وہ اخبار "الفضل"
خود خرید کر پڑھے

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم امراء و صدر صاحبان سے ضروری درخواست

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد (شعبہ تربیت))

ماہ جولائی ۶۷ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کے حکم کے مطابق تعلیم القرآن کلاس ایک ماہ کے لئے جاری ہو رہی ہے۔ اس کلاس میں پڑھنے کے لئے تمام جماعتوں کے نمائندگان آنے چاہئیں۔ باہر سے آنے والے دوستوں کے قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔ امرائے صاحبان اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اس کلاس کے لئے نوجوانوں اور دوسرے احباب کو مرکز میں بھجوائیں تا وہ مرکزی فیوض سے بہرہ ور ہو سکیں اور قرآن مجید کی تعلیم حاصل کر سکیں۔ مستورات کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام انتظام ہوتا ہے۔ مستورات بھی تمام درسوں سے پردہ کی رعایت سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ تشریف لانے والے احباب ابھی سے اطلاع دیکر اجازت حاصل کر لیں۔

خاکسار
ابوالعطاء جالندھری
نائب ناظر اصلاح وارشاد (شعبہ تربیت)

مجالس فہرست اراکین بھجوائیں

جیسا کہ بذریعہ سرکلر مجالس کو اطلاع کی جا چکی ہے مجالس اپنے اراکین کی فہرست مع کوائف جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

درخواستِ دعا:۔ میری بڑی ہمشیرہ سول ہسپتال سرگودہا میں داخل ہیں حالت تشویشناک ہے۔ احبابِ جماعت سے اور بالخصوص بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے۔

(عبدالشکور اسلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"قرآن کی رو سے ارتداد محض کی کوئی سزا اس دنیا میں اسلامی حکومت کی طرف سے نہیں ہے"

مولانا محمد علی صاحب جوہر کا بیان

مسلمانان ہند کی آزادی اور قیام پاکستان کی تاریخ میں مولانا محمد علی صاحب جوہر کا نام ہمیشہ سنہری حروف سے یاد کیا جائے گا۔ مولانا جوہر مرحوم صف اول کے لیڈر اور نہ صرف میدان سیاست کے شہسوار تھے بلکہ مذہبی امور میں بھی ایک بلند مقام رکھتے تھے۔ چنانچہ مولوی حسین احمد صاحب مدنی نے ان کے انتقال پر اس رائے کا اظہار کیا کہ مولانا محمد علی آزادی کے سب سے بڑے علمبردار دل میں سے تھے اور انہیں اپنے ملک کی سیاسی نجات کے ساتھ خاص شغف تھا۔ ان کی نظر سیاسی، مذہبی اور فقہی معاملات میں اس بلندی پر پہنچ جاتی تھی جہاں تک ہر شخص کی نگاہ کا پہنچنا محال ہے"

۱۹۲۵ء میں جب بعض علماء نے قتل مرتد کے مسئلہ کو شریعت حقہ اسلامیہ کی اہم ترین دفعہ کی حیثیت سے پیش کیا تو مولانا جوہر نے خاص اس موضوع پر اسلامی شریعت کا گہرا مطالعہ کیا اور قطعی طور پر اس نتیجہ تک پہنچے کہ اسلام میں محض ارتداد کی ہرگز کوئی سزا نہیں۔ چنانچہ آپ نے ایک پنجابی رہنما کو ایک خط میں لکھا:۔

"مولانا عبد الباری صاحب اور مولانا حسین احمد صاحب کو لکھ رہا ہوں کہ بجائے علماء کرام کی طرح سب و شتم کے اور تکفیر کے تمام احادیث کو جمع کیجئے اور سب فقہا کے استدلال کو بھی پیش کیجئے قرآن سب سے پہلے رکھئے، تفاسیر پھر احادیث پھر فقہا کی رائے کو، پھر بحث کا ما حصہ انشاء اللہ یہی رائے صحیح نکلے گی کہ **قتل مرتد لا اکراہ فی الدین کے منافی اور حرام ہے البتہ قتل محارب جائز اور بسا اوقات فرض ہے۔**" (مکتوب محمد علی صفحہ ۴۲ ۔ مؤلفہ مولانا رئیس احمد جعفری شائع کردہ کتاب منزل لاہور طبع دوم ۱۹۵۰ء)

مولانا جوہر نے فقط علماء کے نام خطوط لکھنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ مسلمانان ہند کی راہنمائی کے لئے اپنے اخبار "ہمدرد" میں نہایت محققانہ اور حقیقت افروز مضامین کا ایک قیمتی سلسلہ جاری کیا جس میں آیات قرآنی، احادیث رسول، اقوال فقہا، خیالات ائمہ اور افکار مجتہدین کا اتنا وافر ذخیرہ جمع کر دیا کہ اسلامیات کا ادنیٰ طالب علم بھی صحیح اسلامی نقطہ نگاہ تک بخوبی پہنچ سکتا ہے۔ ذیل میں مولانا جوہر کے مضامین کا ایک ابتدائی حصہ بطور نمونہ سپرد اشاعت کیا جاتا ہے۔ یہ حصہ ان کے اخبار "ہمدرد" ۱۹ فروری ۱۹۲۵ء میں اداریہ کی صورت میں شائع ہوا تھا۔ (دوست محمد شاہد)

مولانا محمد علی جوہر نے "قتل مرتد اور قرآن" کے عنوان سے تحریر فرمایا کہ:۔

"قتل بربنائے ارتداد کے مسئلہ میں ہم قرآن پاک اور احادیث پر غور کرنے اور متعدد اکابر علماء سے گفتگو اور بحث و مباحثہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قتل مرتد کا ذکر تو احادیث میں موجود ہے۔ مگر یہ حکم قتل ارتداد کی وجہ سے نہیں بلکہ دوسری قومی، ملکی، سیاسی و حربی ضروریات و مقتضیات اس قتل کی وجہ ہیں۔

اس مسئلہ کے حل کرنے کے لئے سب سے پہلے ہمیں قرآن پاک کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ **قرآن حکیم میں قتل مرتد کا کوئی ذکر نہیں ہے** بلکہ اس میں قتل و قتال کی اجازت صرف دو صورتوں میں دی گئی ہے ایک تو فساد فی الارض کی صورت میں اور دوسرے نفس کے بدلہ اور قصاص کی صورت میں۔

اسلام درحقیقت امن و صلح کا ایک عالمگیر پیغام ہے اس نے ضمیر کی کامل آزادی انسان کو عطا فرمائی۔ رشد و ہدایت اور گمراہی و ضلالت کے دو صاف راستے بتا دئیے ہیں۔ جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں اس کے بعد انسان کو اختیار دیا ہے کہ وہ جو چاہے راستہ اختیار کرے۔ من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔

دین کے بارہ میں سب سے پہلا اور محکم اور استوار اصول لا اکراہ فی الدین کا بیان کر دیا ہے کہ دین کے بارے میں کوئی جبر نہیں اور اسکی وجہ یہ بتلائی ہے کہ قد تبین الرشد من الغی۔ یعنی ہدایت گمراہی و ضلالت سے علیحدہ کر دی گئی یہ ایک کھلا ہوا حکم ہے اور اس آیت کی تفسیر ابن کثیر نے ان الفاظ میں کی ہے

"ای لا تکرھوا احداً علی الدخول فی دین الاسلام"

یعنی کسی کو اسلام میں داخل کرنے کے لئے مجبور نہ کرو۔ جب جبر کے ذریعہ سے مسلمان نہیں بنایا جا سکتا تو مسلمان رکھنے کے لئے جبر کا حکم کیونکر دیا جا سکتا ہے۔

ایک طرف تو لا اکراہ فی الدین کا اصول محکم موجود ہے اور دوسری طرف قتل مرتد کا کوئی ذکر قرآن مجید میں موجود نہیں ہے بلکہ ایسی آیتیں ہیں جن سے صاف پایا جاتا ہے کہ ارتداد کی سزا دنیا میں کوئی نہیں بلکہ آخرت میں اس کی سخت سزا قرار دی گئی اور حبطت اعمالھم فرمایا گیا ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا قتل انسان کی صرف دو ہی صورتیں قرآن نے جائز قرار دی ہیں۔ ایک قصاص کی صورت میں اور دوسرے فساد فی الارض کی صورت میں۔ حتیٰ کہ دو جگہ فتنہ کو قتل سے بھی زیادہ شدید و کبیر بتلایا ہے۔ یعنی الفتنۃ اشد من القتل اور قتال کی اسی وقت تک اجازت ہے کہ جب تک فتنہ فرو نہ ہو جائے اور دین خالص اللہ کے لئے ہو جائے یعنی جبر و اکراہ باقی نہ رہے اور زور و دباؤ دین پر سے اٹھ جائے وقتلوھم حتیٰ لاتکون فتنۃ ویکون الدین للہ یعنی اس وقت تک قتال کرو کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ اور خالص اللہ کے لئے ہو جائے۔ دوسری جگہ فرمایا کہ جو لوگ تم سے لڑیں تم بھی اللہ کے راستہ پر ان سے لڑو۔ مگر زیادتی نہ کرو کیونکہ زیادتی کرنیوالوں کو خدا دوست نہیں رکھتا۔ وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لایحب المعتدین۔

(باقی)

شکریہ احباب و درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر مجید احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب

میرے جلیل القدر والد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی وفات پر مجھے اور میری والدہ صاحبہ کو کثرت سے تعزیت کی تاریں اور خطوط موصول ہوئے ہیں اور تا حال یہ سلسلہ جاری ہے۔ ان کی وفات ایک جماعتی اور قومی سانحہ ہے لیکن ہم پسماندگان کے لئے تو یہ ایک غیر معمولی دھکا ہے جس سے سنبھلنے کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔ میں بذریعہ اخبار اپنی اور اپنی والدہ اور بہنوں اور بھائی کی طرف سے سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ان کی بیگم صاحبہ۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ سیدہ مہر آپا صاحبہ اور دیگر تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جو تعزیت کے لئے ہمارے گھر تشریف لائے اس کے بعد میں ان سب بزرگوں عزیزوں اور بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بذات خود تشریف لا کر یا پھر تار اور خطوط کے ذریعہ سے ہمارے زخمی اور افسردہ دلوں کو دلاسہ دینے کی کوشش کی ہے اور جنہوں نے نہایت محبت کے ساتھ ہمارے اس غم میں شرکت کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس غم کو ساری جماعت نے غیر معمولی طور پر محسوس کیا بعض وہ بزرگ ہستیاں بھی ہیں جو والد صاحب سے دلی محبت رکھتی ہیں ان کے خطوط دلی محبت اور غم سے بھرے ہوئے موصول ہوئے ہیں۔ جن کو پڑھ کر خاکسار اور والدہ صاحبہ اور بہن بھائی کے غمگین دلوں سے بے اختیار دعائیں نکل رہی ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور بہن بھائیوں کو ان محبت کرنے والی ہستیوں کے ساتھ تعلق رکھنے کی اسی طرح توفیق دے جس طرح کہ ہمارے والد صاحب کو ان کے ساتھ تھا اور وہ بزرگ ہستیاں بھی ہمیں اسی طرح عزیز سمجھیں جس طرح والد صاحب کو سمجھتی تھیں۔

اس صدمہ کی حالت میں دماغ ماؤف سا ہو گیا ہے اور فرداً فرداً جواب دینا بس سے باہر نظر آتا ہے جب ذرا طبیعت سنبھلے گی تو سب کو جواب دینے کی کوشش کروں گا۔ میں ان مخلصوں اور شفیقوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اس غم کو صبر و استقامت سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور میرے عزیزوں کو اپنے جلیل القدر والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو دعائیں انہوں نے ہمارے لئے کی ہیں ان کی برکت ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین ——— اب جبکہ ہم ان کی نیم شبی دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں، بزرگوں عزیزوں اور دوستوں کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے ہماری والدہ صاحبہ بہت کمزور ہیں احباب ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین

آخر میں میں سب احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ حضرت والد صاحب کے بلندی درجات کے لئے دعا کریں اور نیز یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود جن کے وہ اس دنیا میں عاشق زار تھے کا آخرت میں بھی انہیں قرب عطا فرمائے۔ آمین یا رب العلمین

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برائے خصوصی توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے چندوں کا ششماہی جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ چندوں کی آمد میں بیحد کمی ہے۔ صرف ممبری کا چندے میں ہی ساڑھے چار ہزار روپے کی کمی ہے گذشتہ چھ ماہ میں ممبری چندے کی آمد ۱۳۰۰۰ روپے ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن اسکے مقابلہ میں صرف -/۹۲۱۹ روپے ہوئی ہے یہ امر نہایت تشویشناک ہے۔ سب لجنات کی صدر و سیکرٹری صاحبان کو چاہیئے کہ پوری کوشش کریں کہ اگلے چھ ماہ میں نہ صرف یہ چار ہزار روپے کی کمی پوری کریں بلکہ اگلا ششماہی کا بجٹ -/۱۳۵۰۰ روپے کی رقم بھی پورا کیا جائے چندوں کی کمی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بہت بڑی تعداد ہر ضلع میں لجنات کی ایسی ہے جن کی طرف سے ایک پیسہ بھی چھ ماہ میں وصول نہیں ہوا تمام عہدیداران اسباب کی طرف توجہ دیں کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پروگرام کو چلانے کے لئے اخراجات کی ضرورت ہے اور اخراجات تبھی پورے ہو سکتے ہیں جب تمام لجنات کی طرف سے باقاعدہ چندہ آئے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

سب انسپکٹر پولیس کی اسامیوں کیلئے درخواستیں ۶۷-۵-۲۵ تک مطلوب ہیں

۲ اسامیاں سنٹرل فارینک سائنس لیبارٹری لاہور (عارضی مستقل ہونے کی توقع) ایک اور فارینک سائنس لیبارٹری پشاور (مستقل) میں ہیں۔

شرائط۔ عمر ۱۸ تا ۲۵۔ ۶۷-۱-۱ کو۔ قابلیت ایف ایس سی کم از کم بی ایس سی کو ترجیح۔

درخواست کے ہمراہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج کا کارڈ اور سرٹیفکیٹس کی مصدقہ نقول شامل کریں۔ امیدواران کو انتخابی بورڈ کے سامنے پیش ہونا ہوگا۔ درخواست میں وضاحت کہ لاہور لیبارٹری کے لئے درخواست ہے یا پشاور کے لئے ضروری ہے۔

درخواست بنام۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس۔ سپیشل برانچ ویسٹ پاکستان لاہور (پ۔ ٹ ۶۷-۵-۹)

ایرو ناٹیکل انجینئرنگ

امیدواران ۶ ماہ کی ٹریننگ رسالپور میں لینے کے بعد پی۔ اے۔ ایف کالج ایرو ناٹیکل انجینئرنگ کورنگی کریک کراچی میں داخل ہوں گے۔ جہاں ۴ سال کا کورس ہوگا دوران ٹریننگ -/۱۰۰ روپے ماہوار اور کمیشن ملنے پر -/۴۵۰ ماہوار ملیں گے۔ عمر ۱۶½ تا ۲۲۔ ۶۷-۹-۱ کو لیکن ۶۷-۱-۱ کو ۱۹ سال سے زائد نہ ہو۔

قابلیت۔ کم از کم انٹرمیڈیٹ (فزکس۔ کیمسٹری۔ ریاضی) امسال ایف۔ ایس سی کا امتحان دینے والے درخواست دے سکتے ہیں۔ انٹرویو ہر سوموار کو ہر اتفار میشن اور سیلیکشن سنٹر میں۔ آخری تاریخ انٹرویو ۶۷-۶-۲۶۔

سیلیکشن سنٹر کراچی (انکل روڈ۔ کوئٹہ کوئنز روڈ۔ لاہور ایبٹ روڈ۔ راولپنڈی مال۔ پشاور ۹ مال ڈھاکہ بیکر بیرک ایٹ روڈ رمنا۔ چٹاگانگ۔ عبد الستار روڈ

(پ۔ ٹ ۶۷-۵-۲)

انیگلو ورنیکلر مریم گرلز مڈل سکول گھٹیالیاں کا مڈل کا نتیجہ

جماعت کی بچیوں کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی توجہ خصوصی سے گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں ایک سکول قائم ہے جس کے جملہ اخراجات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ادا کرتی ہے۔ اس سال اس سکول کی طرف سے چھ لڑکیاں مڈل کے امتحان میں شامل ہوئی تھیں۔ جن میں سے پانچ لڑکیاں پاس ہو گئی ہیں۔ تین سیکنڈ ڈویژن میں اور دو تھرڈ ڈویژن میں۔ گویا نتیجہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۸۳ فیصدی رہا گھٹیالیاں کے قرب و جوار کی جماعتوں سے استدعا ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو مریم گرلز مڈل سکول گھٹیالیاں میں داخل کرائیں۔

(شاہینہ کشور ہیڈ مسٹرس انیگلو ورنیکلر مڈل سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

مفت لٹریچر برائے اشاعت

ہمارے پاس مفت اشاعت کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ اس بارے جماعتوں کو جس کی ضرورت ہو طلب فرمائیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے عقائد
۲۔ احمدیت کا پیغام
۳۔ ہماری تعلیم
۴۔ حضرت علیؓ کی حضرت ابوبکرؓ سے بیعت و رغبت
۵۔ پولوس موجودہ عیسائیت کا بانی
۶۔ موازنہ کیجئے۔
۷۔ اچھی مائیں
۸۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں
۹۔ نجات از روئے اسلام اور عیسائیت
۱۰۔ کیا موجودہ اناجیل الہامی ہیں۔
۱۱۔ امام مہدی کا ظہور۔
۱۲۔ نزول مسیح

(ناظر اصلاح و ارشاد)

لجنات اماء اللہ کیلئے ضروری لٹریچر

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں مندرجہ ذیل کتب کثیر تعداد میں موجود ہیں تمام لجنات جلد از جلد یہ کتب اپنی ضرورت کے مطابق منگوائیں۔ یہ کتابیں ہر لجنہ کے پاس ہونا ضروری ہیں لہٰذا فوری توجہ دی جائے یہ کتابیں لجنہ کے ممبرات کے علاوہ غیر از جماعت مستورات کو بھی دی جا سکتی ہیں

۱۔ سالانہ رپورٹ (۲) تربیتی نصاب (۳) راہ ایمان (انگریزی)
۴۔ راہ ایمان (اردو) مختصر تاریخ احمدیت۔ (۵) مقامات النساء
۶۔ ہمارا آقا

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

ضروری اعلان

لاہور کے احباب کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نصرت گرلز ہائی سکول لاہور مسجد دار الذکر سے منتقل ہو کر گڑھی شاہو میں آ گیا ہے۔ ایڈریس مندرجہ ذیل ہے۔

نصرت گرلز ہائی سکول

روفی کارنر مغلپورہ روڈ۔ نزد ریلوے سٹیڈیم۔ دسویں کلاس کے لئے مزید داخلہ کھول دیا گیا ہے۔ جس کی آخری تاریخ ۱۵ مئی ہے۔ تمام احباب لاہور عموماً اور مندرجہ ذیل حلقہ جات سے خصوصاً درخواست ہے اپنے بچوں کو اپنے سکول میں داخل کروائیں تاکہ وہ بہتر ماحول میں عمدہ تعلیم اور عمدہ تربیت حاصل کر سکیں۔ حلقہ گڑھی شاہو۔ حلقہ دھرم پورہ حلقہ مغلپورہ۔ حلقہ محمد نگر۔

نوٹ:۔ اس سال دسویں کلاس بھی جاری کر دی گئی ہے۔

سیدہ بشریٰ۔ مینیجرس نصرت گرلز ہائی سکول لاہور

ملازمت کے متلاشی احباب کیلئے

جو دوست سندھ کے علاقہ میں ایک شوگر مل میں بطور مشین مین کام کرنے کے خواہش ہوں وہ خاکسار کو آٹھ مئی تک درخواستیں بھجوا دیں۔ عمر ۲۰ تا ۴۵ سال۔

تنخواہ ۸۰ تا -/۱۰۴ روپے ماہوار تک۔ رہائش مفت

تعلیم کی کوئی پابندی نہیں

مہتمم خدمت خلق

تلاش گمشدہ:۔ میرا لڑکا ناصر احمد بعمر ۱۶ سال تقریباً ۸ ماہ سے غائب ہے۔ متعلقین و مربیان جماعت سے بالخصوص درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں اسے تلاش کریں۔ اس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ قد تقریباً ۵½ فٹ۔ رنگ سانولا پتلا لبا۔ نقوش پتلے۔ اور بائیں ہاتھ کی درمیانی تینوں انگلیاں پیدائشی نہیں ہیں۔ صرف انگوٹھا اور چھنگلیا ہیں۔ اگر کسی دوست کو اسکے متعلق کچھ علم ہو تو ضرور مطلع فرمائیں۔

خاکسار محمد یار مجرکہ چک نمبر ۵۴ گ ب پیر محل ضلع لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتاکم بالخیر

محترم سید سردار حسین شاہ صاحب مرحوم

(محترمہ سیدۃ الزہرا صاحبہ ایم۔اے)

۱۶ دسمبر ۱۹۶۶ء بمطابق ۲ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ بروز جمعہ میرے پیارے ابا جان سید سردار حسین شاہ صاحب اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی وفات کے تین ماہ آٹھ دن کے بعد ۲۴ مارچ ۱۹۶۷ء بمطابق ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ بروز جمعہ ہمارے پیارے بھائی جان بھی اس دنیا کو ہمیشہ کے لئے خیر آباد کہہ گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خدا تعالیٰ دونوں ہستیوں کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ہمیں ان صدموں کو برداشت کرنے کے لئے اپنی جناب سے حوصلہ دے کیونکہ خدا تعالیٰ ہی ہمارا سب سے بڑا سہارا ہے ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ابا جان مرحوم سلسلے کے ایک مخلص کارکن تھے۔ نماز کے پابند، کم گوئی اور معاملات میں ایمان داری۔ ان کے اخلاق کی نمایاں خصوصیات تھیں۔

احمدیت کے فدائی تھے۔ اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ بچپن میں ہی بیعت کر لی تھی۔ پھر آپ کی والدہ احمدی ہو گئیں مگر آپ کے والد صاحب کو وفات تک یہ سعادت نصیب نہ ہوئی۔ ابا جان مرحوم کو سلسلہ سے اتنا لگاؤ ہو گیا کہ کسی قسم کی مخالفت کی پرواہ نہ کی اور گھر ہی چھوڑ دیا۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ جب سے احمدیت قبول کی ہے میں نے آج تک کوئی نماز نہیں چھوڑی۔ نمازِ تہجد کے اتنے پابند تھے کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالی ہے انہیں کبھی نمازِ تہجد قضا کرتے نہیں دیکھا۔ اوقاتِ نماز کے اس حد تک پابند تھے کہ اہلِ محلہ سے اس معاملے میں اکثر بحث رہتی اور ان کو یہی سمجھانے کی کوشش کرتے کہ نماز کے وقت کی پابندی ہی سب سے بہتر ہے۔ انتقال سے چند ماہ پہلے آپ بہت بیمار رہے اور مسجد جانے کے قابل نہ تھے جس کی وجہ سے بیقرار ہو کر کہا کرتے تھے کہ "میں گھر بیٹھ کر اتنے بڑے ثواب سے محروم رہ جاتا ہوں۔"

احمدیت قبول کرنے کے بعد سروس کے سلسلے میں ہندوستان کے بہت سے علاقوں میں گھومے مگر ان کا دل جب کہیں بھی نہ لگا تو آخر کار سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان آ بسے اور وہاں آ کر علم و عرفان کی ان مجالس میں شریک ہوئے جن کے لئے وہ تڑپا کرتے تھے اور پارٹیشن تک سلسلہ کی خدمت کے لئے قادیان ہی میں رہے اور سرکاری ملازمت کا خیال ہی دل سے نکال دیا۔

قادیان سے آنے کے بعد ہم لوگ جیکب آباد اپنی بڑی باجی کے پاس اور اس کے بعد کچھ عرصہ لاہور میں گزارنے کے بعد عارف والہ ضلع منٹگمری میں آباد ہو گئے اور وہیں ابا جان نے کام شروع کر دیا۔

ربوہ کے قیام پر قادیان کے روز و شب ہر وقت ان کو یاد آتے۔ ایک دفعہ ان کو ربوہ آنے کا اتفاق ہوا تو حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم ان کو حضور رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے کہ ان کی مجھے بڑی ضرورت ہے حضور نے آپ کو یہاں آنے کا ارشاد فرمایا اسی وقت اپنے تمام کام کو پس پشت ڈال کر حضورؓ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ربوہ آ بسے اور کافی عرصہ سیکرٹری تعمیر کی اسامی پر متعین ہو کر خلوصِ دل اور نیک نیتی سے سلسلہ کی خدمت کرتے رہے اور اس عرصہ میں ٹی۔ آئی۔ ہائی اسکول۔ ٹی آئی۔ کالج اور جامعہ نصرت جیسی اہم عمارتوں کو بنوانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خلیفۂ وقت سے حد درجہ عقیدت اور محبت تھی۔ حضورؓ کی ذاتی کوٹھیاں بھی اپنی زیرِ نگرانی تعمیر کروائیں اور سلسلے میں حضورؓ نے بطور انعام انہیں کافی رقم دی۔ آپ نے اسی وقت حضورؓ کی خدمت میں وہ ساری رقم بطور نذرانہ پیش کر دی حضرت سیدہ مہر آپا نے آپ کو اتنی بڑی رقم پیش کرنے سے روکنے کی بڑی کوشش کی کیونکہ ان دنوں ہماری مالی حالت اچھی نہیں تھی مگر آپ وہ رقم گھر نہ لائے مبادا بچوں کی کسی ضرورت کے پیش نظر ان کے قدم نہ ڈگمگا جائیں۔

پنشن کے بعد بڑے بھائی مرحوم نے ہم سب کو عارف والہ واپس لے جانے کی بہت کوشش کی۔ مگر آپ کو ربوہ کی مٹی کچھ اتنی عزیز تھی کہ اس کی جدائی گوارا نہ ہی نہیں کر سکتے تھے اور آخری وقت میں وہ اسی مٹی ہی پر گر کر حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے۔

اپنے معاملات میں اس حد تک صاف تھے کہ وفات کے دنوں میں بھی وہ کسی کا مکان بنوا رہے تھے۔ مگر اس کا حساب کتاب بالکل صاف تھا اپنے ماتحتوں کو اجرت کے لئے کبھی پریشان نہ کرتے بلکہ اس حدیث پر پوری طرح عمل کرتے کہ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اسے اجرت دے دینی چاہیئے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وہ دوسری عمارتیں بنواتے وقت اپنا ذاتی پیسہ بھی اس میں لگا دیا کرتے تاکہ مزدوروں کو پریشان نہ ہونا پڑے۔ لیکن خود اس کے بعد میں بڑی پریشانی اٹھاتے۔ مرحوم موصی تھے اور اپنا تمام حساب وفات سے پہلے بیباق کر چکے تھے۔

ابا جان کی وفات کو ہم بہت بڑی ٹریجڈی سمجھے مگر ہمیں کیا خبر تھی کہ ہمارے صبر کا ایک اور امتحان بھی آیا ہے۔ تین ماہ کے بعد ہمارے پیارے بھائی جان بھی ہم سے رخصت ہو گئے ہمارے بھائی جان سید حسین شاہ صاحب اوورسیر ٹاؤن کمیٹی عارف والہ فطرتاً خوش مزاج، ہنس مکھ اور رقیق القلب طبیعت کے مالک تھے۔ ان کی بے لوث دوستی اور غریب پروری کو ان کے ماتحت تک سراہتے ہیں۔ کسی کی ذرا سی بھی تکلیف برداشت نہ کر سکتے اور فوراً مدد کے لئے تیار ہو جاتے۔ دوسروں کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دیتے۔ اس پر طرہ یہ کہ خود کبھی کسی کا احسان لینا گوارا نہ کیا احمدیت کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے ایک دفعہ وہاں کے ایک احمدی کے خلاف کسی غیر از جماعت شخص نے ان سے شکایت کی کہ اس نے میرے پیسے ابھی تک نہیں دئے۔ فوراً اپنی جیب سے پیسے نکال کر اسے پکڑا دئے اور کہا "خبردار! اب ان کو کبھی برا نہ کہنا" اور جن کی طرف سے پیسے دئے انہیں خبر بھی نہ ہونے دی۔ ہم سب بہنوں کے لئے اتنے شفیق تھے کہ بھائی سے زیادہ باپ کی شفقت کا گمان ہوتا ابا جان مرحوم کی وفات کے بعد ان کی یہی خواہش تھی کہ ہم کو کبھی پہلے سے ابا جان کی کمی محسوس نہ ہو نماز کے اتنے پابند تھے کہ کبھی نماز بے انتہا مصروفیت میں بھی قضا نہ کی۔ موصی تھے اور وفات سے پہلے تمام حساب بیباق کر چکے تھے۔

دل کے وسیع تھے کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی دل کے غنی تھے اپنا پیسہ ہمیشہ خود دوسروں پر خرچ کرتے۔ والدین کے بہت فرمانبردار تھے۔ ہمیشہ ان کے مشورے پر عمل کیا ان کے کسی حکم پر بھی چون و چرا نہیں کیا۔

آپ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں اور سب سے چھوٹی بچی کی عمر صرف آٹھ برس ہے۔ قارئین کرام سے خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ ان ننھے معصوم بچوں کے لئے اور نیز ہم غمزدہ بہنوں اور ضعیف بیمار والدہ کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

امانت تحریکِ جدید!

امانت تحریکِ جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امامِ وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔
- یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔
- اس امانت میں آپ اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم بھی جمع کروا سکتے ہیں اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

صرف ۶/- روپے میں ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جیسے بلند پایہ تربیتی رسالہ کے بارہ شمارے حاصل کیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ یوم خلافت کے متعلق ضروری اعلان

۲۸ رمئی کو تمام جماعتوں میں پُورے اہتمام سے جلسے منعقد کئے جائیں

۲۷ رمئی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے مطابق جماعتِ احمدیہ کا خلافت پر اجماع ہوا۔ نبوت کے بعد خلافت خدا تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ اس نعمت کی اہمیت اور شکرانہ کے لئے جماعتوں میں ۲۷ رمئی کو جلسہ کیا جاتا ہے۔

امسال ۲۸ رمئی ۱۹۶۷ء کو تمام جماعتوں میں یہ جلسہ پُورے اہتمام کے ساتھ منعقد کیا جائے اور صحیح عذر کے بغیر کسی بھائی اور بہن کو جلسہ کی برکات سے حصہ لینے سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ امراء۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان اصلاح و ارشاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس جلسہ کو پورے طور پر کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ ۲۷ رمئی کی بجائے ۲۸ رمئی کا دن اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ اتوار کا دن ہے اور اس دن عام تعطیل ہوتی ہے۔ جلسہ کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد میں پہنچ جانی چاہئیں۔ مندرجہ ذیل مضامین بالخصوص رکھے جائیں:۔

(۱) برکاتِ خلافت
(۲) خلافت کا مقام اور اس کی اہمیت
(۳) احمدیت میں خلافتِ ثالثہ کی خصوصیات
(۴) خلافتِ احمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں
(۵) خلیفۂ وقت کی تحریکات۔

۲۳ رمئی کو الفضل کا خلافت نمبر شائع ہوگا جس سے لیکچرار صاحبان استفادہ کرسکتے ہیں +

(ناظر اصلاح و ارشاد)

واقفین وقف عارضی کے لئے ضروری وضاحت

کھانے کا بوجھ کسی طرح جماعت یا افرادِ جماعت پر نہ ڈالا جائے

پہلے بھی کئی بار اس بات کی وضاحت ہو چکی ہے کہ واقفینِ عارضی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے کھانے کا بوجھ احبابِ جماعت پر نہ ڈالیں۔ بعض جماعتوں سے ایسی اطلاعات ملی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ احبابِ جماعت واقفین کے لئے کھانے کا خود اہتمام کرنے پر سخت اصرار کرتے ہیں۔ اس لئے پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ واقفینِ عارضی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ وہ احبابِ جماعت سے کھانا نہ کھائیں بلکہ خود اپنا انتظام کریں۔ اس سلسلہ میں دیہاتی یا شہری جماعتوں میں کوئی امتیاز نہیں۔ جہاں بھی واقفین جائیں وہ خود اپنے کھانے کا انتظام کریں۔ البتہ انہیں کھانا خرید کر کھانے کی اجازت ہے۔ احبابِ جماعت واقفین کو کھانا کھلانے پر اصرار نہ کریں +

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد (شعبہ تربیت) ربوہ۔ پاکستان)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

● سیالکوٹ ۸ رمئی۔ مغربی پاکستان کے گورنر جناب محمد موسیٰ نے اعلان کیا ہے کہ دشمن نے پاکستان کی سرزمین پر دوبارہ حملہ کیا تو اسے ذلت آمیز شکست اٹھانی پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ کے صفحات اہل سیالکوٹ کی قوتِ ایمانی اور جذبہ حب وطن سے جگمگا رہے ہیں اور ستمبر کی جنگ میں انہوں نے درخشندہ روایات قائم کی ہیں۔ گورنر نے کہا کہ قوم کی حب وطن کو موت کی کسوٹی پر ہی پرکھا جا سکتا ہے اور جن شہداء نے اس مقدس سرزمین کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جانیں قربان کی ہیں ان کے خون سے پاکستان کی فضائیں ہمیشہ مہکتی رہیں گی۔ وہ کل سیالکوٹ کو ہلالِ استقلال دینے کی ایک شاندار تقریب میں تقریر کر رہے تھے۔

● سرگودھا ۸ رمئی۔ گورنر موسیٰ آج بذریعہ ہوائی جہاز سرگودھا پہنچ رہے ہیں جہاں وہ جنگِ ستمبر میں شجاعت اور بے مثال بہادری کے کارنامے دکھانے پر سرگودھا کے شہریوں کو ہلالِ استقلال کا اعزاز عطا کریں گے۔ یہ تقریب پروگرام کے مطابق سہ پہر کے وقت جناح گارڈن میں منعقد ہوگی۔ جہاں گورنر جناح ہال پر پرچم استقلال لہرائیں گے۔ صوبے کے چیف سیکرٹری مسٹر ایس ایم کے حق سرکاری فرمان پڑھ کر سنائیں گے اور بلدیہ سرگودھا کے وائس چیئرمین چوہدری بشیر احمد سپاسنامہ پیش کریں گے۔ اسی دوران پاکستان فضائیہ کے جہاز سرگودھا شہر اور اس تقریب کے مقام پر پھول برسائیں گے۔

● مظفرآباد ۸ رمئی۔ آج ۸ رمئی کو پورے مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر میں یومِ شیخ عبداللہ منایا جا رہا ہے۔ اس موقع پر شیخ عبداللہ کی مسلسل نظر بندی کے خلاف احتجاج کیا جائے گا۔ مقبوضہ کشمیر میں محاذ رائے شماری۔ عوامی مجلس عمل اور دوسری حریت پسند جماعتیں جلسے منعقد کریں گی اور جلوس نکالیں گی۔ پاکستان میں بھی شیخ عبداللہ کی نظر بندی اور کشمیری مسلمانوں پر بھارت کے ظلم و تشدد کی مذمت کے لئے اجتماعات منعقد ہوں گے۔

بھارتی حکومت نے جلسے اور جلوسوں کو روکنے کے لئے سری نگر اور اس کے نواحی علاقوں میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔

● انکرہ ۸ رمئی۔ ایک فوجی عدالت نے کل دو جونیئر فوجی افسروں لیفٹیننٹ آرتھر اور لیفٹیننٹ اوسی پوکو کو موت کی سزا دی۔ ان پر گزشتہ ۱۷ اپریل کو حکومت کا تختہ الٹنے کی ناکام کوشش کا الزام تھا۔ دونوں کو گولی ماری جائے گی۔

● سیالکوٹ ۸ رمئی۔ سیالکوٹ کے زندہ دل اور بہادر شہریوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ پہلے سے زیادہ چاق و چوبند ہیں اور اگر دشمن نے پھر کبھی پاک سرزمین پر اپنے ناپاک قدم رکھنے کی حماقت کی تو اسے پہلے سے زیادہ عبرتناک سزا دی جائے گی۔ اہل سیالکوٹ نے اس عزم صمیم کا اظہار اس سپاسنامہ میں کیا ہے جو آج سیالکوٹ کو ہلالِ استقلال دیئے جانے کی تاریخی تقریب میں گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ کو پیش کیا گیا۔

حج بیت اللہ کے واقعات

مورخہ ۹ رمئی بروز منگل بعد نماز مغرب ایوانِ محمود (خدام الاحمدیہ ہال) میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس ہوگا۔ انشاء اللہ۔ جس میں محترم الحاج صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب حج بیت اللہ کے واقعات بیان فرمائیں گے۔ تمام خدام و اطفال کی حاضری لازمی ہے۔ دیگر احبابِ جماعت سے بھی شمولیت کی درخواست ہے۔

قبل ازیں دفعہ ۱۴۴ کی وجہ سے اجلاس ملتوی کر دیا گیا تھا مگر اب حکام بالا سے اجازت حاصل کر لی گئی ہے۔

(عبدالشکور اسلم قائمقام مہتمم مقامی)

درخواستِ دعا

کراچی (بذریعہ فون) مکرم شیخ فیض قادر صاحب کی اہلیہ صاحبہ کو گزشتہ دنوں بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اُس وقت سے علاج جاری ہے اب بائیں ٹانگ میں خفیف سی حرکت پیدا ہوئی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین +

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴